السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صحیح مسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ خطبہ چھوٹا اور نماز لمبی امام کے عقل مند ہونے کی نشانی ہے آپ یہ بتا دیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اس سے کیا مراد ہے اگر واقعی یہ مراد ہے کہ خطبہ چھوٹا اور نماز لمبی ہونی چاہیے تو اس صحیح حدیث پر عمل کب ہوگا۔ (ابو عثمان ننکانہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلاۃ والخطبہ 869 میں عمار رضی اللہ عنہ کے الفاظ یوں ہیں "إن طول صلاۃ الرجل، وقصر خطبتہ، مئنة من فقهه فأطیلوا الصلاۃ وأقصروا الخطبة وإن من البیان سحرا" بلاشبہ آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور اس کے خطبے کا چھوٹا ہونا اس کی فقاہت کی علامت ہے تم نماز لمبی کرو اور خطبہ چھوٹا کرو بلاشبہ بعض بیان (موثر ہونے کے لحاظ سے) جادو (اثر) ہوتے ہیں۔

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جمعہ کی نماز خطبہ جمعہ سے لمبی ہو بلکہ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ نماز جمعہ عام نمازوں سے لمبی ہو اور خطبہ جمعہ عام خطبات سے چھوٹا ہو۔ بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ بھی دیا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فجر کے بعد ظہر تک پھر ظہر سے عصر تک پھر عصر سے سورج غروب ہونے تک بھی خطبہ دیا جس میں آپ نے گزشتہ اور مستقبل کی باتوں کا ذکر فرمایا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے تھے ان دونوں کے درمیان آپ بیٹھتے تھے۔ آپ (ان میں) قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے آپ کی نماز درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا (صحیح مسلم کتاب الجمعہ 866) اسی طرح ام ہشام کی روایت میں ہے کہ انہوں نے ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ جمعہ میں سن کر یاد کی۔ (صحیح مسلم 873

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ جمعہ درمیانہ ہونا چاہیے عام خطبوں کی طرح لمبا نہ ہو اور نماز جمعہ عام نمازوں سے لمبی ہو کیونکہ عام طور پر امام کو نماز ہلکی پڑھانے کا امر ہے جو نمازیوں پر مشقت کا باعث نہ ہو اور پھر یہ بھی یاد رہے کا ایک خطبہ نہیں بلکہ دو ہوتے ہیں، اس لئے جمعہ کے دو خطبوں کا وقت تو نماز سے زیادہ ہی ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب الصلوٰۃ، صفحہ: 177

محدث فتویٰ